یورپ اور امریکہ ایک صف میں کھڑے ہیں۔ تہذیبوں کی جنگ اگر ہو تو ایک ہاتھ میں لاٹھی اور ایک ہاتھ میں بم۔ اس کے ساتھ تہذیبوں کی جنگ لڑی نہیں جاسکتی۔ آیئے اس دین کی حفاظت کے لیے اٹھیے' اپنے اعتقادات کی حفاظت کے لیے اٹھیے۔ بقول شاعر ؎

نہ جب تک کٹ مروں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت' آپ کا احترام ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ فرمایا ﴿لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین﴾ کہ کوئی اس وقت تک ایماندار نہیں ہوسکتا کہ جب تک اسے محمد صلی اللہ علیہ سلم تمام کائنات سے محبوب نہ ہوجائیں۔ آپ ہی نہیں آپ کے صحابہ اور اہل بیت کی تکریم بھی ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ لیکن اس زندگی کا نام زندگی نہیں' جس میں لوگ کسی کے نظریات کے ساتھ کھیلیں۔ اب یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ تہذیبوں کی اس جنگ میں ہم دشمن کی کلائی کو اس طرح مروڑ دیں جس طرح نورالدین زندگی نے مروڑا تھا' جس طرح صلاح الدین ایوبی نے ان کو سبق سکھایا تھا۔

آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ہتھیار نہیں ہیں۔ جنگیں ہتھیاروں سے نہیں لڑی جاتیں بلکہ جذبات سے لڑی جاتی ہیں۔ جنگوں کیلئے سب سے کارگر چیز لوگوں کے اعتقادات ہوتے ہیں۔ اپنے اعتقادات کا تزکیہ کیجئے۔ اپنے ایمان اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اس پر خود عمل کیجئے۔ اپنے ماحول کو صاف ستھرا کرنے کی کوشش کیجئے۔ جب زمین کے وسائل ختم ہو جائیں ہمیں تاریخ بتاتی ہے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس قوت نہیں تھی' مالک نے پوری بستی کو الٹ دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ قوت نہ تھی کہ فرعون کا مقابلہ کرسکیں' اللہ پاک نے فرعون کو سامنے غرق کردیا۔ ابرھا کے پاس وہ قوت تھی جو مکہ والوں کے پاس نہ تھی۔ اللہ پاک نے ابابیل بھیج کر ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کردیا۔

لیکن بات یہ ہے مالک یہ اصول اس وقت اپناتے ہیں' دنیا میں جب یہاں کوئی نہ ہو۔ اللہ اللہ کہنے ولا۔ ہم اس وقت دنیا میں ۲۲ فیصد عوام پر مشتمل ہیں۔ سوا ارب کے قریب ہے ہماری آبادی۔ اگر اس دنیا میں کوئی بھی نہ رہے گا اللہ اللہ کہنے والا تو مالک کے پیغمبر نے سچ فرمایا ایک وقت آئے گا بیت اللہ پر ایک لشکر حملہ کرنے کیلئے آئے گا' جس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ ایک وقت آئے گا کہ دنیا میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہیں ہوگا۔ قرآن پاک کے الفاظ کو اٹھالیا جائے گا۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کوئی بھی مالک الملک کا نام لینے والا نہ ہو۔

ہم اس کے نام لیوا ہیں۔ ابھی تک اس کو ہمارے امتحان مقصود ہیں اور اپنے رستہ میں امتحان دینے والوں کو وہ کبھی بھی رسوا نہیں کیا کرتا۔ آیئے اپنی تہذیب' اپنی تاریخ' اپنے عظیم ورثہ کی حفاظت کیلئے اٹھ کھڑے ہوں اور اس کے لئے رات دن محنت کریں۔ اپنا جائزہ لیجئے ہم نے اپنی تہذیب اور اپنے اعتقادات کی حفاظت کیلئے کتنا وقت صرف کیا ہے۔ کتنی صلاحیتیں صرف کی ہیں۔ کبھی بیٹھ کر سوچا ہے کہ کس طرح اس تہذیب کو محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ کتنا سرمایہ ہم نے لگایا ہے۔ آیئے اپنے آپ کا جائزہ لیں۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ﴿الکیس من دان نفسہ﴾ عقل مند انسان وہ ہے' جو اپنے آپ کا محاسبہ کرے۔ اللہ رب العزت مجھے بھی اور آپ کو بھی اس امتحان جو دنیا ہمارا لینا چاہتی ہے' ہمیں اس میں سرخرو فرمائے۔

آگ ہے ابراہیم ہے نمرود ہے
پھر کسی کو کسی کا امتحان مقصود ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا حافظ محمد الیاس سلفی کراچی والے وفات پاگئے

۱۵۔ فروری ۲۰۰۶ بروز بدھ شام ساڑھے چھ بجے امام عبدالوہاب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بانی جماعت غرباء اہل حدیث کے پوتے اور محترم مفتی عبدالقہار سلفی کے صاحبزادے محترم مولانا عبدالرحمٰن سلفی امیر جماعت غرباء اہل حدیث کے عم زادہ گرامی قدر مولانا حافظ محمد الیاس سلفی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ انہوں نے دینی تعلیم مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد برنس روڈ کراچی' بنوری ٹاؤن کراچی اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے حاصل کی۔ فراغت کے بعد وہ حکومت سعودیہ کی طرف سے فجیرہ عرب امارات میں مبعوث کردیئے گئے۔ گذشتہ چوبیس سال سے وہ فجیرہ میں دعوت وتبلیغ کا کام کررہے تھے۔ انہوں نے کم وبیش ۲ درجن عربی کتب کے اردو تراجم کیے۔ ان میں صحیح ابن خذیمہ' احادیث قدسیہ' عمل الیوم ولیلۃ' سنن ترمذی مع تخریج ۳ جلد' الکلم الطیب وغیرہ شامل ہیں۔ ان کی تبلیغی وتصنیفی خدمات قابل تحسین ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے وہ گردوں کے عارضے میں مبتلا ہوئے' عیدالفطر کے بعد کراچی آ گئے تھے۔ علاج جاری تھا کہ گردے جواب دے گئے اور آخر وہ ۵۱ سال کی عمر میں اس دنیا کو خیرباد کہہ گئے۔ ان کی وفات خاندان عبدالوہاب دہلوی کیلئے اور جماعت کیلئے بہت بڑے صدمے کا باعث ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ادارہ ترجمان الحدیث کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت شیخ الجامعہ حافظ عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا حافظ مسعود عالم' مولانا محمد یونس' مولانا محمد یٰسین ظفر (پرنسپل جامعہ)' مفتی عبدالحنان زاہد' مولانا نجیب اللہ طارق' مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی شریک ہوئے۔ اجلاس میں حافظ محمد الیاس سلفی کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور ان کی دینی خدمات کو سراہا گیا۔ نیز ان کے لواحقین خصوصاً مفتی عبدالقہار حفظہ اللہ اور مولانا عبدالرحمٰن سلفی امیر جماعت سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی حسنات کو قبول فرمائے' بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر جنۃ الفردوس میں بلند مقام نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔